محمد حمید اللہ جمیل

کہیں ایسا نہ ہو کہ......

انسان کا زندگی کے روزمرہ معاملات میں کوئی بھی خلافِ منشا عمل کے سرزد ہو جانے پر بالعموم یہ روّیہ ہوتا ہے کہ وہ انتہائی غیض وغضب کا اظہار کرتا‘ مشتعل ہو جاتا اور اپنے تئیں ممکنہ حد تک ’’جزا و سزا‘‘ کا عمل شروع کر دیتا ہے، یعنی اپنے مزاج اور رویّہ کے اعتبار سے انسان اپنے دائرہ اختیار میں حکم کی خلاف ورزی اور اپنے تشکیل دیئے ہوئے قاعدے و قانون سے کسی کو انحراف کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ خاندانی سطح پر کوئی بھی باپ اپنے بچوں کو اپنے آگے باغیانہ رویّہ اختیار کرنے اور سر اُٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ خاندانی روایات اور بڑوں کے بنائے ہوئے قاعدوں اور ضابطوں سے ٹکرانے والے کو انتہائی ناپسند کیا جاتا‘ اُس سے قطع تعلق اختیار کیا جاتا اور سخت سزا کا مستوجب ٹھہرا دیا جاتا ہے۔

انفرادی اور خاندانی سطح سے آگے ریاست کی سطح پر بھی غور کر لیجئے! دُنیا کے ہر ملک میں ازل سے یہی قانون نافذ ہے‘ خواہ وہ تحریری شکل میں ہو یا غیر تحریری‘ ایک باغی ناقابلِ مجرم گردانا جاتا ہے اور بغاوت ......ایک ایسا بھیانک اور سنگین جُرم تصوّر کیا جاتا ہے جس کے لئے تاریخ بھی وحشت ناک سزاؤں کے تذکروں سے بھری پڑی ہے اور آج کی دنیا میں بھی باغیوں کو کچلنے کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کوئی بھی صاحبِ اقتدار یہ گوارا نہیں کرتا کہ اُس کے خلاف کوئی قوت اُبھرے اور اُس کی حاکمیّت کے لئے خطرہ پیدا کرے‘ چنانچہ اقتدار کی سیج پر براجمان شخص کو کہیں سے بغاوت اور سرکشی کی بُو آئے تو ملکی قانون اور ریاستی مشینری فی الفور حرکت میں آتی اور باغیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا اہتمام کرتی ہے۔

محترم قارئین! یہ انسانوں کی دُنیا کی حقیقی تصویر ہے۔ کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ یہ انسان کی دُنیا کا حال ہے‘ وہ انسان جو معمولی قوت واختیار اور اللہ کی عطا کی ہوئی عارضی حاکمیّت پر اِترانے لگتا اور اپنے حُکم کی خلاف ورزی پر مُشتعل ہو کر اپنے زیرِ اثر محکوم افراد کو سبق سکھانے اور عبرت دینے پر اُتر آتا ہے۔

عقل وبصیرت رکھنے والے ذرا سوچیں! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ انسانوں کی دُنیا میں تو حضرت انسان اپنے خلاف سرکشی اور بغاوت کو گوارا نہ کرے اور تمام تر وسائل اور قوت کے ساتھ باغیوں کو کُچلنے اور عبرت کا نشان بنانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہو مگر حدود اللہ سے انحراف کر کے اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت ایسے سنگین جُرم کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اللہ کا قانون ٹُوٹتا رہے اور حضرتِ انسان تاجِ شہنشاہی پہن کر تماشائی بنا رہے۔

ذرا سوچئے! ایک طرف اللہ پرودگارِ عالم کا خلق کیا ہوا ایک کمزور ناتواں اور معمولی انسان ہے اور دُوسری طرف احکم الحاکمین، ربِّ حقیقی، مختارِ کُل، خالقِ کائنات، منعمِ حقیقی، اللہ ربُّ العزت کی جلیل القدر اور غالب و یکتا ذات۔ کیا دونوں کے مقابلے اور موازنے کا تصوّر بھی کیا جا سکتا ہے؟ اللہ معبود اور انسان عابد' اللہ مسجود اور انسان ساجد' اللہ خالق اور انسان مخلوق، اللہ جابر اور انسان مجبور، اللہ قاہر اور انسان مقہور، اللہ با اختیار اور بے انتہا طاقت ور اور انسان بے اختیار، بے بس، کمزور اور حقیر۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت' اُس کے حکموں کی پاسداری اور آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تعمیل وتقلید سے رُوگردانی کیوں؟ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کا رویّہ کیوں؟

قرآن عظیم الشّان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور صالح اعمال اختیار کئے ہوں گے' وہ چین کے باغوں میں ہوں گے اور جنہوں نے کُفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا' اُن کے لئے ذلّت آمیز عذاب ہوگا''۔ (الحج:۵۶۔۵۷)

''اور جو لوگ بے حُکم تھے سو اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے' وہ لوگ جب اس سے باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور اُن کو کہا جائے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو' جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے''۔ (السجدہ:۲۰)

''اور قسم ہے طُور کی۔ اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہے اور قسم ہے بیت المعمور کی۔ اور قسم ہے اونچی چھت (آسمان) کی اور دریائے شور کی جو (پانی سے) پُر ہے کہ بے شک آپ کے رب کا عذاب ضرور ہو کے رہے گا' کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا اور یہ (اُس روز واقع ہوگا) جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں گے تو جو لوگ جھٹلانے والے ہیں اور جو (تکذیب) کے مشغلہ میں بے ہودگی کے ساتھ لگ رہے ہیں' اُن کی اُس روز کم بختی آئے گی' جس روز کہ اُن کو آتشِ دوزخ کی طرف دھکّے دے کر لائیں گے۔ یہ وہی دوزخ ہے' جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے' (الطّور:۱۔۱۴)

قرآنِ مجید میں نافرمانیوں اور باغیوں کے لئے دہشت ناک اور دائمی عذاب کی وعیدیں سنائی گئی ہیں اور عالم کے پروردگار نے جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ آتشِ جہنّم سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر بلا تاخیر لبّیک کہو اور اس کے بھیجے گئے انبیاء ورُسل کی اطاعت کرو' ورنہ عبرت ناک انجام کے لئے تیار رہو۔

قارئین! اس سے پہلے کہ محشر برپا ہو' میزانِ عدل لگے اور اللہ پروردگارِ عالم کی عدالت میں احتساب کا آغاز ہو' کیوں نہ توبہ کی راہ اختیار کی جائے' جس کا دروازہ ربِّ رحیم وکریم نے ہماری موت کے آثار ظاہر ہونے سے قبل پوری شانِ بے نیازی سے کھول رکھا ہے۔ ہمیں غفلت کی نیند سے جاگنا ہوگا' ہمیں حق وصداقت اور زہد وریاضت کی راہ پر چلنا ہوگا، ہمیں محبتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول ﷺ کو مقصدِ حیات بنانا ہوگا' اِس میں تاخیر ہماری ازلی اور ابدی ناکامی ہوگی۔ خدارا جاگیے اور طرزِ تغافل چھوڑ دیجیے! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں ''خدا کا باغی'' قرار دے کر آتشِ دوزخ میں جھونک دیا جائے۔